شانِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم محمد رمضان جانباز السلفی فیصل آباد

پوری کائنات میں نبی مکرم، رسول معظم، سرور عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس و مطہر کے بعد اگر کوئی شخصیت فضیلت و بزرگی، عزت و عظمت اور مقام والی ہے تو وہ فقط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی ہی ذات گرامی ہے۔ اللہ رب العزت نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کو بھی نہیں عطا کیا گیا، وہ اس لئے کہ آپؓ نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر تن، من، دھن، وطن، جانثاری اور وفاداری کا وہ عالیشان نمونہ پیش کیا جس کی پوری تاریخ اسلامی میں مثال نہیں ملتی۔ جس مقام پر بھی نبی علیہ السلام کو دیکھیں وہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ ضرور نظر آئیں گے۔ قبول اسلام کے بعد سے لے کر تاحیات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا ساتھ نہیں چھوٹا۔ اطاعت اور فرمانبرداری میں وہ مقام حاصل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو نبوت کے بعد اس کائنات میں سب سے اعلیٰ اور ارفع قرار دیا اور نبی علیہ السلام کی زبان اقدس سے صدیق کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

صدیق کی صداقت صدیق کے معنی ہوتے ہیں تصدیق کرنے والا یا جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا** کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے اور وہ اسے دوگنا تگنا کر دے تو یہودی مذاق کرنے لگے اور کہنے لگے اے نبیؐ تمہارا رب فقیر ہو گیا ہے اور اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے۔

(ابن ابی حاتم) میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودیوں کے مدرسے میں گئے۔ یہاں کا بڑا عالم فخاص تھا اور اس کے ماتحت ایک بہت بڑا عالم اشیع تھا۔ مدرسہ میں کافی لوگ جمع تھے اور وہ اس کی مذہبی باتیں سن رہے تھے۔ آپؓ نے فرمایا فخاص اللہ سے ڈر اور مسلمان ہو جا خدا کی قسم تجھے خوب معلوم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں۔ وہ اس کے پاس سے حق لے کر آئے ہیں ان کی صفتیں توریت و انجیل میں

تمہارے ہاتھوں میں موجود ہیں۔ تو فخاص نے جواب میں کہا ابو بکرؓ! سن خدا کی قسم خدا ہمارا محتاج ہے ہم اس کے محتاج نہیں۔ ہم اس کی طرف اس طرح نہیں گڑگڑاتے جیسے وہ ہماری جانب عاجزی کرتا ہے بلکہ ہم تو اس سے بے پرواہ ہیں ہم غنی اور مالدار ہیں۔ اگر وہ غنی ہوتا تو ہم سے قرض نہ طلب کرتا۔ جیسے کہ تمہارا پیغمبر کہہ رہا ہے۔ ہمیں تو سود سے روکتا ہے اور خود سود دیتا ہے اگر غنی ہوتا تو ہمیں سود کیوں دیتا؟ اس پر حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سخت غصہ آیا اور فخاص کے منہ پر زور سے مارا اور فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم یہود سے معاہدہ نہ ہوتا تو میں دشمن خدا کا سر قلم کر دیتا۔ جاؤ بد نصیبو جھٹلاتے ہی رہو اگر اس نے جا کر اس کی شکایت عدالت نبویؐ میں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقؓ سے پوچھا اسے کیوں مارا ہے؟ حضرت صدیقؓ نے واقعہ بیان کیا لیکن فخاص اپنے قول سے منحرف ہو گیا کہ میں نے تو ایسا کہا ہی نہیں۔ حضرت صدیقؓ کہنے لگے اے اللہ کے نبیؐ اس نے یہ الفاظ کہے ہیں۔ اب گواہی کون دے سارے کے سارے تو کافر ہیں اور اس یہودی کے طرفدار ہیں۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ آسمان سے وحی آجاتی ہے کہ اے میرے نبیؐ اگر دنیا میں ابو بکرؓ کا کوئی گواہ نہیں ہے تو میں رب آسمان پر اس کی گواہی دیتا ہوں کہ ابو بکر سچا ہے اور یہ یہودی جھوٹا ہے اور اس یہودی نے یہ الفاظ کہے ہیں اور (میں) رب نے سنے ہیں فرمایا **لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء** یقیناً اس نے ان لوگوں کا قول سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں (تفسیر ستاری پارہ نمبر ۴ ص ۱۰۴ بحوالہ تفسیر ابن کثیر مترجم جلد اول ص ۴۸۷)

سبحان اللہ! کیا شان ہے صدیق اکبرؓ کی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کیا شان ہے اس مقدس گھرانے کی۔ بیٹی پر الزام لگا تو اللہ نے سورہ نور میں اٹھارہ آیات نازل کر کے گواہی دی کہ عائشہؓ سچی ہے اور یہاں صدیقؓ کی شہادت بھی خود ہی دی کہ ابو بکرؓ سچا ہے۔ باپ صدیقؓ اور بیٹی صدیقہؓ

لقب صدیق:۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے اس دیوانے کو صدیق کا لقب ایسے ہی نہیں مل گیا آخر کوئی وجہ تھی وہ یہ کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کی باتوں پر بلا تردد لبیک کہہ دیا اور زبان نبوت نے ان کو صدیق کا لقب عطا کر دیا۔

ایک حدیث میں تو یہاں تک آتا ہے کہ نبی علیہ السلام جب شب معراج میں مقام ذی طویٰ پر پہنچے تو جرائیل علیہ السلام سے کہنے لگے کہ جب میں اپنے معراج کا قصہ لوگوں کو سناؤں گا تو لوگ انکار کر دیں گے کیونکہ یہ واقعہ حیران کن ہے تو جرائیل علیہ السلام نے کہا آپؐ کے معراج کی تصدیق ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے کیونکہ وہ "صدیق" ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپؐ کے معراج کی جس نے سب سے پہلے تصدیق کی وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے (بیہقی) میں ہے کہ جب آپؐ نے معراج سے واپس آکر لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا تو بہت سے لوگ فتنے میں پڑ گئے جنہوں نے آپؐ کے ساتھ نمازیں پڑھی تھیں۔ کفار قریش کی جماعت اسی وقت دوڑی ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچی اور کہنے لگے لو سنو آج تمہارے ساتھی ایک عجیب خبر سنا رہے ہیں کہتے ہیں ایک ہی رات میں یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) بیت المقدس سے ہو کر آبھی گئے۔ حضرت صدیقؓ نے فرمایا اگر وہ فرماتے ہیں تو سچ ہے واقعی ہو آئے ہیں۔ انہوں نے کہا یعنی (کفار نے) تم اسے بھی مانے لیتے ہو کہ رات کو کوئی جائے اور صبح سے پہلے ملک شام سے واپس مکہ پہنچ جائے۔ صدیق نے فرمایا اس سے بھی بڑی بات کو میں اس سے بہت پہلے سے مانتا چلا آیا ہوں۔ یعنی میں مانتا ہوں کہ ان کے پاس آسمانوں سے خبریں آتی ہیں اور وہ ان تمام میں سچے ہیں۔ اسی وقت سے آپ کا لقب ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوا (بحوالہ تفسیر ابن کثیر مترجم جلد ۳ ص ۱۶۵)

تاریخ الخلفاء ص ۹۳ میں حافظ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے بحوالہ طبرانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ہم کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کچھ بتائیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ کی شخصیت ایسی محترم شخصیت ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے حضرت جرائیل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے (صدیق) رکھا اور نماز میں بھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ شیعہ حضرات کو اگر حضرت علی رضی اللہ سے ذرا بھی محبت ہے تو وہ علی رضی اللہ عنہ ہی کی طرح صدیق رضی اللہ عنہ کو محترم جانیں اور حضرت علیؓ کی بات کے مطابق کہ صدیقؓ نماز میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے! صدیقؓ کی خلافت کو اول نمبر دیں اور ان پر زبان طعن دراز کرنے سے باز آجائیں اللہ حق سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

شیعہ کی مستند کتاب تفسیر قمی بھی اس بات کی شاہد ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام نے خود صدیق کا لقب عطا فرمایا ہے۔

سورہ توبہ میں **الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا** (توبہ ۴۰) کے تحت بروایت امام جعفرؒ نے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو کہا کہ میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دریا میں کھڑی ہے اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں ان کو دیکھ رہا ہوں تو حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے مجھے بھی دکھائیں تو آپؐ نے ابو بکرؓ کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو حضرت ابو بکرؓ کو بھی وہ سب نظر آگئے **فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت الصدیق** پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تو صدیق ہے)

قارئین کرام اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ جس شخصیت کو اللہ صدیق کہے قرآن صدیق کہے احادیث مصطفیٰ صدیق کہیں اور تو اور شیعہ کتب بھی صدیق کہیں اس شخصیت کا کتنا اعلیٰ اور ارفع مقام ہو گا۔ ہم بجا طور پر یہاں کہہ دیتے ہیں کہ نبوت کے بعد اگر کسی کا مقام و مرتبہ ہے تو وہ صدیقؓ کا ہے۔ انبیاء کرام کے بعد پوری کائنات مل کر بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام مرتبے اور درجے کو نہیں پہنچ سکتی۔ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد ہر مقام پر ابو بکر صدیقؓ کا دوسرا نمبر ہے

کفار کا ظلم و تشدد اور صدیق کی نبی علیہ السلام سے محبت

اسلام کے ابتدائی دور میں مکہ کے مشرکوں نے مسلمانوں پر بڑا ظلم و تشدد کیا اور انہیں طرح طرح کی تکالیف دیں اور مسلمان اس کڑی آزمائش میں بڑے حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے مضبوط ایمانی قوت کے ساتھ اسلام پر ڈٹے رہے اور حضرت صدیق ہمیشہ نبی علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کرتے رہے چنانچہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرم مکی میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپؐ کی گردن

میں ڈال کر نہایت سختی کے ساتھ آپؐ کا گلا گھونٹا اتنے میں ابو بکرؓ آپہنچے اور انہوں نے اس کے دونوں کندھے پکڑ کر دھکا دیا اور اسے نبی علیہ السلام سے دور کرتے ہوئے فرمایا **اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ** تم لوگ ایک آدمی کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے (تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۳ ص ۱۳۰) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ؟ مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ابو بکرؓ پر پل پڑے وہ واپس آئے تو حالت یہ تھی کہ ہم ان کی چوٹیوں کا جو بال بھی چھوتے تھے وہ ہماری (چٹکی) کے ساتھ چلا آتا (مختصر السیرہ شیخ عبداللہ ص ۱۱۴ الرحیق المختوم اردو ص ۱۷۵)

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اللہ اور اس کے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بے مثال ہے اس محبت کے لئے انہیں طرح طرح کی تکالیف دی گئیں مگر وہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے چاہے اس کے لئے انہیں کتنی ہی ماریں کیوں نہ کھانا پڑیں۔ چنانچہ! ایک روز ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بری طرح کچل دیا گیا اور انہیں سخت مار ماری گئی عتبہ بن ربیعہ ان کے قریب آکر انہیں دو پیوند لگے ہوئے جوتوں سے مارنے لگا چہرے کو خصوصیت سے نشانہ بنایا پھر پیٹ پر چڑھ گیا کیفیت یہ تھی کہ چہرے اور ناک کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ پھر ان کے قبیلے بنو تیم کے لوگ انہیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئے۔ انہیں یقین تھا کہ اب یہ زندہ نہ بچیں گے لیکن دن کے خاتمے کے قریب ان کی زبان کھل گئی (اور زبان کھلی تو) بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوئے؟ اس پر بنو تیم نے ان کو سخت ست کہا۔ ملامت کی ان کی ماں ام الخیر سے یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ انہیں کچھ کھلا پلا دینا۔ جب وہ تنہا رہ گئیں تو انہوں نے ابو بکرؓ سے کھانے پینے کے لئے اصرار کیا لیکن ابو بکرؓ بھی کہتے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا؟ آخر کار ام الخیر نے کہا مجھے تمہارے ساتھی کا حال معلوم نہیں۔ ابو بکرؓ نے کہا جمیل بنت خطاب کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو۔ وہ ام جمیل کے پاس گئیں اور بولیں ابو بکرؓ تم سے محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں ام جمیل نے کہا میں نہ ابو بکر کو جانتی ہوں نہ محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو۔ البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ تمہارے صاحبزادے کے پاس چلتی سکتی ہوں۔ ام الخیر نے کہا بہتر ہے۔ اس کے بعد ام جمیل ان کے ہمراہ آئیں دیکھا ابو بکرؓ انتہائی خستہ حال

پڑے تھے۔ پھر قریب ہوئیں تو چیخ پڑیں اور کہنے لگیں۔ جس قوم نے آپ کی یہ حالت بنائی ہے وہ یقیناً بدقماش اور کافر قوم ہے مجھے امید ہے کہ اللہ اس کا بدلہ ان سے لے کر رہے گا۔ ابو بکرؓ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوئے؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی ماں سن رہی ہیں۔ کہا کوئی بات نہیں۔ بولیں آپ صحیح سالم ہیں۔ پوچھا کہاں ہیں؟ کہا ابن ارقم کے گھر میں ہیں۔ ابو بکرؓ نے فرمایا اچھا تو پھر اللہ کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ میں نہ کوئی کھانا کھاؤں گا نہ پانی پیوں گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اس کے بعد ام الخیر اور ام جمیل رکی رہیں۔ جب آمد و رفت بند ہو گئی اور سناٹا چھا گیا تو یہ دونوں ابو بکرؓ کو لے کر نکلیں وہ ان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اس طرح انہوں نے ابو بکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۳۰ ۱۱۱ الرحیق المختوم اردو ص ۲۰۹)

مذکورہ بالا واقع سے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام اور نبی علیہ السلام سے محبت واضح ہوتی ہے کہ اتنی مار پڑنے اور خستہ حال ہونے کے باوجود بھی نبی علیہ السلام کا یہ خیال ہے پھر ایسی شخصیت کو صدیق نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔

صدیق کی لوگوں کو دعوت اسلام:- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرکین مکہ کے بے شمار ظلم اور زیادتیوں کے باوجود نہ صرف خود اسلام پر ثابت قدم رہے بلکہ اسلام کی تبلیغ میں بھی کوئی کسر نہ باقی چھوڑی۔ حضرت صدیقؓ مکہ کے بہت بڑے مالدار تاجر تھے اور وہ بڑے ہردلعزیز نرم خو پسندیدہ خصال کے حامل بااخلاق اور دریا دل تھے ان کے پاس ان کی مروت دور اندیشی تجارت اور حسن محبت کی وجہ سے بڑے بڑے سرداروں، امیروں، تاجروں اور لوگوں کی آمد و رفت لگی رہتی تھی چنانچہ حضرت صدیقؓ نے اپنے پاس آنے جانے اٹھنے بیٹھنے والوں میں جس کو قابل اعتماد پایا اسے اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی ان کی کوششوں سے حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت سعد بن وقاصؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مسلمان ہوئے یہ سب بزرگ اسلام کا ہراول دستہ تھے۔

(جاری ہے)